تَجَلِّیُ الْاَنْوَارِ

فِی

ذِکْرِ الصَّلٰوۃِ وَ السَّلَامِ عَلٰی سَیِّدِ الْاَبْرَارِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

مرتبہ

محمد الطاف حسین

ناشر: ادارہ اشرفیہ عزیزیہ پشاور، پاکستان

تَجَلِّیُ الْاَنْوَارِ

فِی

ذِکْرِ الصَّلٰوۃِ وَ السَّلَامِ عَلٰی سَیِّدِ الْاَبْرَارِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

مرتبہ

محمد الطاف حسین

خلیفہ ارشد

حضرت مولانا ڈاکٹر فدا محمد صاحب دامت برکاتہم

ناشر: ادارہ اشرفیہ عزیزیہ پشاور، پاکستان

تقریظ

سیدی ومولائی حضرت اقدس ڈاکٹر فدا محمد صاحب دامت برکاتھم

کتاب ایک باقی رہنے والی چیز ہے۔ ہمارے والد صاحب کی انتہائی کمزور کاغذ پر ۱۲۰ سال پہلے ھندستان کی چھپی ھوئی کتابیں آج بھی گھر میں موجود ہیں۔ ہم نہیں ہونگے ہماری تحریر ہوگی۔ کسی نے پڑھ لی فائدہ لے لیا تو ہماری تو موج ہوگئی۔ کتاب بھی صدقۂ جاریہ میں شمار کی گئی ہے۔ لکھنا بھی عمل ہے۔ احادیث میں آتا ہے کہ امت کے اعمال ہر پیر اور جمعہ کی شب دربارِ رسالت میں پیش ہوتے ہیں۔ چنانچہ کئی حضرات کی رویائے صادقہ میں مختلف تحریروں اور کتابوں کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہونا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس پر خوش ہونا بیان کیا گیا ہے۔ کتاب اگر کوئی نہ پڑھے پھر بھی ایک نیک عمل ہونے کے ناطے ایک بے بہا چیز ہے۔ اگر ایک آدمی بھی پڑھ کر فائدہ لے لے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک کے مطابق کہ اے علی! اگر ایک آدمی بھی تمہاری وجہ سے ہدایت پالے تو تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔ یا جتنی چیزوں پر سورج چمکتا ہے ان سب سے بہتر ہے وہ فائدہ حاصل ہوگیا۔

کتابیں لکھنا حجتہ اللہ فی الارض حضرت امام ابوحنیفہ، حجتہ الاسلام امام غزالی، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ علیھم کا حق تھا۔ لیکن ایک قافلہ میں جہاں بادشاہ، وزیر وزراء، اعیان وزعماء ہوتے ہیں وہاں مزدور اور باورچی، قلی، خاکروب بھی ہوتے ہیں۔ ان کو بھی قافلہ میں شمار کیا جاتا ہے کوئی باہر نہیں نکالتا۔ ہم ضعفاء، بے دست و پا، بے نوا لوگوں کا تحریریں اور کتابیں لکھنا بھی کچھ ایسا ہی ہے۔ قربان جائے ذاتِ ذوالجلال کی کبریائی کے، شانِ کریمی، رحمت ورافت کے کہ کوئی کیسی ہی ٹوٹی پھوٹی چیز لے

کر کیوں نہ آئے وہاں قدر دانی اور قبولیت ہے۔

موتی سمجھ کے شانِ کریمی نے چن لئے
قطرے گرے جو تھے مرے عرقِ انفعال کے

رحمتِ الٰہی بہانہ مے جوید، بہا نہ می جوید۔

اللہ کی رحمت بہانہ چاہتی ہے، قیمت نہیں چاہتی۔

جناب الطاف حسین صاحب کے تحریری کتابچے کو دیکھ کر دل بہت خوش ہوا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آخرت کا سرمایہ بنائے۔ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اس سے فائدہ پہنچائے۔ اسی تحریر میں ایک حدیث آئی ہے:

فرمایا" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دُرود بھیجے مجھ پر کتاب میں (یعنی لکھے) تو ہمیشہ درود بھیجتے رہیں گے فرشتے اس پر جب تک میرا نام کتاب میں ہے۔"

چنانچہ اس کتابچے میں تو کئی جگہ یہ فضیلت حاصل ہوگئی ہے۔ تحریری درود شریف کے بارے میں کچھ واقعات حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمائے ہیں جن کا حوالہ دینا بہت باعثِ برکت ہے۔

۱۔ اَبُو زُرعہ رِحمہُ اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو خواب میں دیکھا کہ آسمان میں فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہے۔ اُس سے سببِ حُصول اس درجہ کا پُوچھا، اس نے کہا میں نے دس (۱۰) لاکھ حدیثیں لکھی ہیں، جب نامِ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آتا میں درود لکھتا، اس سبب سے مجھے یہ درجہ ملا (فض) زادالسّعید میں یہ قصّہ اسی طرح نقل کیا ہے۔ بندہ کے خیال میں کاتب سے غلطی ہوئی، صحیح یہ ہے کہ اَبوزُرعہ کو ایک شخص نے خواب میں دیکھا جیسا کہ حضرت مولانا زکریا صاحبؒ کی کتاب فضائلِ درود شریف کی

باب حکایات کے نمبر۲۹ پر آیا ہے۔(فضائل درود، از حضرت مولانا زکریاؒ)

۲۔حضرت سفیان بن عُیینہؒ حضرت خلف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ میرا ایک دوست تھا جو میرے ساتھ حدیث پڑھا کرتا تھا اس کا انتقال ہوگیا میں نے اس کو خواب میں دیکھا کہ وہ نئے سبز کپڑوں میں دوڑتا پھر رہا ہے۔میں نے اس سے کہا کہ تو حدیث پڑھنے میں تو میرے ساتھ تھا پھر یہ اعزاز واکرام تیرا کس بات پر ہو رہا ہے۔اس نے کہا کہ حدیثیں تو میں تمھارے ساتھ ہی لکھا کرتا تھا لیکن جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام حدیث میں آتا میں اس کے نیچے صلی اللہ علیہ وسلم لکھ دیتا تھا، اللہ جل شانہٗ نے اس کے بدلے میں میرا یہ اکرام فرمایا جو تم دیکھ رہے ہو۔(فضائل درود، از حضرت مولانا زکریاؒ)

۳۔ابوسلیمان محمد بن الحسین حرانیؒ کہتے ہیں کہ ہمارے پڑوس میں ایک صاحب تھے جن کا نام فضل تھا، بہت کثرت سے نماز وروزہ میں مشغول رہتے تھے انہوں نے بیان کیا کہ میں حدیث لکھا کرتا تھا لیکن اس میں درود شریف نہیں لکھا کرتا تھا۔وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تو میرا نام لکھتا ہے یا لیتا ہے تو درود شریف کیوں نہیں پڑھتا (اس کے بعد انہوں نے درود شریف کا اہتمام شروع کردیا) اس کے کچھ دنوں بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تیرا درود میرے پاس پہنچ رہا ہے جب میرا نام لیا کرے تو صلی اللہ علیہ وسلم کہا کر۔(فضائل درود، از حضرت مولانا زکریاؒ)

۴۔ابن ابی سلیمانؒ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو انتقال کے بعد خواب میں

دیکھا۔میں نے ان سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا۔انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمادی۔میں نے پوچھا کس عمل پر؟ انہوں نے فرمایا کہ ہر حدیث میں میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود لکھا کرتا تھا۔(فضائل درود، از حضرت مولانا زکریاؒ)

۵۔جعفر بن عبداللہؒ کہتے ہیں کہ میں نے (مشہور محدث) حضرت ابوزرعہؒ کو خواب میں دیکھا کہ وہ آسمان پر ہیں اور فرشتوں کی امامت کررہے ہیں۔میں نے پوچھا یہ عالی مرتبہ کس چیز سے ملا۔انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے اس ہاتھ سے دس لاکھ حدیثیں لکھی ہیں اور جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نامِ مبارک لکھتا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نامِ نامی پر صلوٰۃ وسلام لکھتا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ درود (رحمت) بھیجتے ہیں۔اس حساب سے حق تعالیٰ شانہٗ کی طرف سے ایک کروڑ درود ہوگیا۔اللہ تعالیٰ شانہٗ کی تو ایک ہی رحمت سب کچھ ہے پھر چہ جائیکہ ایک کروڑ۔ (فضائل درود، از حضرت مولانا زکریاؒ)

۶۔ایک معتمد دوست نے راقم سے ایک خوشنویسِ لکھنؤ کی حکایت بیان کی، ان کی عادت تھی کہ صبح کے وقت کتابت شروع کرتے تو اول ایک بار درود شریف ایک بیاض پر جو اسی غرض سے بنائی تھی لکھ لیتے اس کے بعد کام شروع کرتے۔جب ان کے انتقال کا وقت آیا تو غلبۂ فکرِ آخرت سے خوفزدہ ہوکر کہنے لگے کہ دیکھئے وہاں جاکر کیا ہوتا ہے۔ایک مجذوب آ نکلے اور کہنے لگے بابا کیوں گھبراتا ہے، وہ بیاض سرکار صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش ہے اور اس پر صاد بن رہے ہیں۔(فضائل درود، از حضرت مولانا زکریاؒ)

سیدی ومرشدی حضرت اقدس ڈاکٹر فدا محمد صاحب دامت برکاتہم

تقریظ

حضرت ڈاکٹر عبیداللہ صاحب زید مجدھم

حضرت الطاف حسین صاحب زید مجدھم اسلامیہ کالج پشاور کے شعبہ معاشیات میں لیکچرار ہیں۔ سیدی و مرشدی حضرت ڈاکٹر فدا محمد صاحب مدظلھم العالی کے خلیفۂ خاص ہیں۔

بندہ چونکہ ''نیم حکیم'' ہونے کے ساتھ ساتھ ''نیم ملا'' بھی ہے لہذا حضرت الطاف حسین صاحب نے اپنی کتاب ''تجلی الانوار فی ذکر الصلوٰۃ والسلام علی سید الابرار'' کی اعراب کی تصحیح کا حکم فرمایا اور جب اس کو بندہ نے پورا کیا تو تقریظ لکھنے کا حکم فرما گئے۔

کتاب کی خوبیوں پر تو وہ لوگ تبصرہ کر سکتے ہیں جو حضرت مصنف زید مجدہم کی طرح صاحبِ دل ہوں۔ بہر حال حضرت مصنف کی خوش قسمتی ہے کہ اتنے اعلیٰ اور مقبول موضوع پر اتنا اچھا لکھنے کی اللہ تعالیٰ نے ان کو توفیق عطا فرمائی کہ باقی اعمال میں قبول اور رد دونوں کا احتمال ہے جبکہ درود شریف میں قبول ہی قبول ہے اور رد کا سوال ہی نہیں۔ انشاءاللہ کتاب کے پڑھنے والوں کو بہت فائدہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ شانہٗ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اس کتاب کو قبولیت عطا فرمائے اور حضرت مصنف زید مجدہم اور جملہ پڑھنے والوں کے لیے دنیا و آخرت کی کامیابی کا ذریعہ بنائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم۔

ڈاکٹر عبیداللہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ:

حَامِدًاوَّ مُصَلِّیاً وَّ مُسَلِّماًo

وَ اَحْسَنَ مِنْکَ لَمْ تَرَقَطُّ عَیْنِیْ

وَ اَجْمَلَ مِنْکَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ

خُلِقْتَ مُبَرَّاءً مِنْ کُلِ عَیْبٍ

کَاَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَاءُ

ترجمہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین میں نے کبھی نہیں دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ جمیل عورتوں نے نہیں جنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر عیب سے پاک پیدا کیا گیا۔ گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے پیدا کیا گیا جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود چاہا۔

اور بقول حضرت صدیقۃ الکبریٰ سیدتنا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا؛

فَلَو سَمِعُوا فِیْ مِصْرَ اَوْصَافَ خَدِّہٖ

لَمَا بَذَلُوْافِیْ سُوْمِ یُوْسُفَ مِنْ نَقَدِ

لَوَاحِی زُلَیْخَا لَوْ رَأَیْنَ جَبِیْنَہٗ

لَاَثَرْنَ بِقَطْعِ الْقُلُوْبِ عَلَی الْاَیْدِیْ

ترجمہ! اگر مصر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار مبارک کے اوصاف سنے گئے ہوتے تو

وہ یوسف علیہ السلام کی خریداری میں اپنی نقدی صرف نہ کرتے، اور اگر زلیخا زندہ ہوتی اور مصر کی عورتوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جبینِ اقدس دیکھی ہوتی تو وہ عورتیں ہاتھوں کے بجائے دلوں کے کاٹنے کو ترجیح دیتیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باعثِ تخلیق کائنات ہیں۔ دونوں عالم کی رونقیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دم قدم سے ہیں۔ آپ کو پیدا کرنا اگر مقصود نہ ہوتا تو کائنات کی تخلیق ہی نہ ہوتی۔ گویا کائنات کی نیرنگیوں، رونقوں اور جگمگاہٹ کی سیج آپ ہی کے لیے سجائی گئی اور ارض وسماء کی بہاریں اور مُشک بیزیاں آپ کے نور کے پرتو سے کائنات میں نسیمِ عنبریں بن کر پھیل گئی ہیں۔

گر ارض و سماء کی محفل میں لولاک لما کا شور نہ ہو
یہ نور نہ ہو سیاروں میں یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں

ابھی مخلوقات کا وجود نہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نورِ مبارک اللہ جل شانہ نے پیدا فرمایا اور جہاں خدائے عزوجل کو منظور ہوا سیر کرتا رہا، اس وقت نہ لوح تھی نہ قلم، نہ عرش، بہشت کا وجود نہ جہنم کی آگ، نہ فرشتے نہ زمین وآسمان، سورج کی روشنیاں نہ چاند کی چاندنی، نہ پھولوں کی مہک، نہ سبزہ زاروں کا فرشِ زریں، نہ ندیوں کی گنگناہٹ، پھر جب اللہ ربّ العزت نے اپنے محبوب کے صدقے دوسری مخلوقات کو پیدا کرنا چاہا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اس نورِ مبارک کو چار حصوں میں تقسیم کیا۔ ایک سے قلم، ایک سے لوح، ایک سے عرش اور ایک سے باقی مخلوق کو پیدا فرمایا۔ الغرض مخلوقاتِ عالم

اپنے وجود کی تخلیق میں آپ کی منت بار ہیں۔

طفیل آپ کے ہے کائنات کی ہستی بجا ہے کہیے اگر تم کو مبدالاثار
تو فخر کون ومکاں زبدۂ زمین وزمان امیر لشکرِ پیغمبراں شہ ابرار
جوتو اُسے نہ بناتا تو سارے عالم نصیب ہوتی نہ دولت وجود کی زنہار
چراغِ عقل ہے گُل اُس کے نور کے آگے
زباں کا منہ نہیں جو مدح میں کرے گفتار

(حضرت قاسم نانا توی ؒ)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجودِ بابرکت کا جلوہ افروز ہونا اس عالم پر احسانِ عظیم ہے۔انسانیت کو ہر خیر وخوبی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت عطا فرمائی گئی۔پس جس طرح مخلوقات اپنے وجود کی تخلیق میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے محتاج ہیں اسی طرح کائناتِ عالم ہر خیر وخوبی، حُسن و جمال، صفات وکمالات میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محتاج ہے۔الغرض حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کائنات کے لیے باعثِ تخلیق، ہر خیر و خوبی کے معدن، حُسن و جمال کے پیکر، صفات وکمالات کے منبع، سید المخلوقات، نورِ عالم، خوشبوئے بہاراں، رونقِ مقامِ محمود، انبیاء کے سرتاج، اول التخلیق، خاتمِ نبوت، رحمتُ العالمین اور رحمت مہداۃ یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت کا دیا ہوا تحفہ ہیں۔

وجودِ تخلیقِ کائنات کے بعد ہر زمان ومکان، ہر لمحہ ولحظہ، ہر وقت وگھڑی اور ہر حال وموقعہ کو تا قیامت اس تحفۂ خداوندی نے اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے۔ہنوز آپ صلی اللہ علیہ وسلم شرفِ ولادت سے سرفراز ہو کر جسمِ مشکیں سے دنیا میں جلوہ افروز نہیں ہوئے تھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات ورحمتیں، مہربانیاں اور شفقتیں بوئے گُل بن کر

کائنات میں پھیل گئیں تھیں۔غرض آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات بابرکات کے اعتبار سے بھی رحمتِ خداوندی، ہدیہ انمول اور دُرِ ثمین ہیں اور اپنی تعلیمات وارشادات میں بھی روشن گر چراغ ہیں، مخلوقات کی ہدایت کا ذریعہ اور نجات دہندہ ہیں۔وہ رحمتِ مہداۃ جس کی رحمت وشفقت، خیر وخوبی، کرم وعفو ہر وقت ہر آن ہر ایک کے لیے وسیع کر دی گئی ہے۔ایسی رحمتِ وسیع کہ جس کے فیض کا کنارہ نہیں اور ایسی سستی کہ جس تک ہر ایک رسائی حاصل کر سکے۔وہ رحمت جس کے سایہ میں وہ خیر وخوبی ملے جس سے مشکلات و تکالیف دور ہوں، دلوں کو جوڑنے والی، کدورتوں کو دور کرنے والی، پست کو اونچا کرنے والی اور ذلت کو عزت، غم کو خوشی اور شکست کو فتح میں بدل دے۔ایسی رحمت جس کی اطاعت عین اطاعتِ خداوندی، جس کی پیروی باعثِ نجات، جس کا اتباع وجہِ محبوبیتِ خداوندی ہے۔ایسا تحفہ جو سیئات کو حسنات میں بدل دے اور روزِ قیامت باعثِ شفاعتِ عظمیٰ ہو۔

اے آن کہ ہمہ رحمتِ مہداۃ قدیری — باران صفت، بحرِ سمت، ابرِ مطیری
معراج تو کرسی شدہ وسبعہ سماوات — فرشِ قدمت عرشِ بریں سدرہ سریری
برفرقِ جہاں پایۂ پائے تو شدہ ثبت — ہم صدرِ کبیری تو وہم بدرِ منیری
ختم رسل نجم سبل و صبحِ ہدایت — حقا کہ نذیری تو والحق کہ بشیری
آدم بصفت محشر و ذریت آدم — درظلِ لوایت کہ امامی و امیری

(حضرت مولانا انور شاہ صاحب کشمیریؒ)

ترجمہ! اے وہ ذات جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدیہ ہے بارش کی طرح، سمندر کی طرح بے پایاں اور برسنے والا بادل ہے۔معراج میں سات آسمان آپ کی کرسی ہوئے، عرشِ

بریں آپ کے قدموں کے نیچے فرش ہوا اور سدرۃ المنتہیٰ آپ کا تخت ہوا۔ سارے جہان کی پیشانی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قدمِ مبارک ثبت ہے۔ آپ سب سے بڑے صدر اور چودھویں رات کا چمکنے والا چاند ہیں۔ آپ خاتم الرسل، راستہ دکھانے والے ستارے اور ہدایت کی صبح ہیں، حق یہ ہے کہ آپ نذیر (ڈرانے والے) بھی ہیں اور بشیر (خوشخبری سنانے والے) بھی۔ حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد قیامت کے دن آپ کے جھنڈے تلے ہوں گے اور آپ امام الانبیاء ہیں اور اس مقدس جماعت کے امیر ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ رحمتِ مہداۃ ہیں کہ دنیا میں قیامت تک اللہ جل شانہ کا ذکر اور عبادت آپ ہی کی تعلیمات سے قائم ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا طریقہ مقبول و منظور اور مقصود ہے۔ قیامت تک کے انسانوں کی فلاح و نجات، رہنمائی و رہبری اور ہدایت کی عقدہ کشائی اللہ جل شانہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذاتِ اقدس میں ودیعت کر کے اپنی رحمت کو کامل کر دیا۔ اب اللہ جل شانہ کی رضا و خوشنودی کا واحد ذریعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونہ کو اپنانے، طریقۂ عالیہ پر چلنے اور ذی شان سنتوں پر دل و جان سے عمل کرنے میں ہے اور یہی محبوبیت کا راستہ ہے۔

کیا شان ہے اللہ رے محبوبِ نبی کی
محبوبِ خدا ہے وہ جو محبوبِ نبی ہے
بندے کی محبت سے ہے آقا کی محبت
جو پیرؤ احمد ہے وہ محبوبِ خدا ہے

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ ط
وَ یَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْ بَکُمْ ○

ترجمہ! کہہ دیجئے (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری راہ چلو تا کہ تم سے اللہ تعالیٰ محبت کرے اور تمھارے گناہ بخشے۔

سچ ہے اللہ ربّ العزت نے انسان کو محبوبیت کی راہ دکھلائی کہ اے انسان اب تو تمہاری تمنا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارا محبوب ہو جائے لیکن میں (اللہ ربّ العزت) تم کو وہ راہ دکھلاتا ہوں جس سے تم اللہ ربّ العزت کے محبوب بن جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ نے احسان فرمایا اور طریق بتلائی کہ میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل اتباع اختیار کرو ظاہر میں بھی اور باطن میں بھی، بس یہی ایک واحد راستہ ہے جس سے تم میرے محبوب بندے بن جاؤ گے اور آخرت و دنیا کی لازوال فوز و کامیابی سے ہمکنار ہو جاؤ گے۔ چونکہ حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں اس لیے اُن کے طور طریقے بھی اللہ تعالیٰ کو محبوب ہیں۔ اللہ ربّ العزت نے اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کو اپنا ہی اتباع قرار دے دیا لہٰذا اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع اور اطاعت ہی مقصود و محمود ہے۔

محبوب کے تذکرہ اور یاد سے عاشق کو خوشی ہوتی ہے اسی لئے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے تذکرہ اور یاد یعنی صلوٰۃ والسلام کی کثرت سے اللہ ربّ العزت کو خوشی ہوتی ہے اور یہ تذکرہ دو فائدوں سے خالی نہیں کہ ایک طرف تو اللہ تعالیٰ کی رحمت و شفقت کا ذریعہ بن رہا ہے تو دوسری طرف خود حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام آپ کی محبت میں اضافہ کر رہا ہے اور جس سے محبت ہوتی ہو اور پھر وہ شدت پذیر ہو جائے بار بار کے تذکرہ سے تو محبوب کی ہر ادا محبوب ہو جاتی ہے اور عاشق دل و جان سے اپنے محبوب

کے طور طریقوں اور اداؤں پر سو جان وارے جاتا ہے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ و درود شریف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو بڑھا رہا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کا ذریعہ بن رہا ہے اور یہی مقصودِ اصلی ہے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل اتباع ظاہر میں بھی اور باطن میں بھی۔

بندۂ ضعیف ترین و بے بضاعت وسیہ کار نے رسالہ ھذا شعبان کے پہلے جمعہ کی شب ۱۴۳۱ھ کو اللہ ربّ العزت کے توفیق سے شروع کیا اور شبِ جمعہ ۲۴ شعبان ۱۴۳۱ھ کو ختم کر دیا۔ رسالہ بنیادی طور پر درود شریف و سلام علی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف صیغوں پر مشتمل ہے۔ یہ کُل ایک صد (سو) صیغے ہیں جن کو روزانہ ایک ہی نشست میں بطور وظیفہ اور ختمِ مبارک مختصر وقت یعنی چند منٹ میں پڑھ سکتا ہے۔ اس کے علاوہ درود شریف پڑھنے کے شوق کو بڑھانے کے لیے مستقل ایک باب فضائل درود شریف پر باندھا ہے جو بابِ اول ہے۔ اس کے بعد صلوٰۃ وسلام کے صیغے ہیں جو باب دوم ہے۔ چونکہ حضورِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف آپ کی محبت میں زیادتی کا موجب ہے جس سے اتباع نصیب ہوتا ہے جو مقصودِ اصلی ہے لہذا خود درود شریف کا پڑھنا بھی مقصود ہوا۔ آخر میں طریقت کے راہ نوردوں اور اہلِ ذوق وشوق کے لیے چار نعتیہ اشعار مختلف بزرگوں کے بطور باب سوم شامل کیے ہیں۔ پہلی نعت حضرتِ اقدس مولانا محمد اشرف صاحب سلیمانی پشاوری نور اللہ مرقدہ، دوسری نعت شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ صاحب نور اللہ مرقدہ، تیسری حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمتہ اللہ علیہ کے فارسی مثنوی سے چند نعتیہ اشعار بمع ترجمہ از فضائل درود شریف حضرت شیخ مولانا زکریا صاحب نور اللہ مرقدہ، چوتھی پشتو کے مشہور صوفی و بزرگ شاعر

حضرت عبدالرحمٰن بابا رحمتہ اللہ علیہ المعروف بہ رحمان باباؒ کے دیوان سے چند نعتیہ اشعار بمع ترجمہ لیے ہیں۔آخر میں بندہ نے اپنا شجرۂ مبارکہ سلسلۂ عالیہ چشتیہ صابریہ مجددیہ شامل کیا ہے۔شجرہ میں ایک شعر بندہ نے خود اپنے مرشد وآقا حضرت مولانا ڈاکٹر فدا محمد صاحب دامت برکاتہم کی شان میں بڑھا دیا ہے، اللہ جل شانہ اپنے لطف وکرم سے قبول فرمائیں۔آمین

بندہ سیہ کار نے رسالہ ھذا کے لیے ''دلائل الخیرات ''از قطبِ زمانہ حضرت اقدس ابواللہ سید محمد بن سلیمان جزولی رحمتہ اللہ علیہ کو بنیاد بنا کر اس پر ''خصائصِ کبریٰ'' از حضرت جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ، ''نشر الطیب'' از حکیم الامت مجدد الملت حضرت شاہ اشرف علی تھانوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور ''فضائل درود شریف ''از قطب الاقطاب حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب کاندھلوی رحمتہ اللہ علیہ سے اضافے کئے ہیں۔اس کے علاوہ ''العطور المجموعہ ''از صوفی محمد اقبال صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے بھی استفادہ کیا ہے۔اس رسالہ کا زیادہ تر حصہ یعنی باب اول ودوم ''دلائل الخیرات'' پر مشتمل ہے۔باب فضائل درود شریف کے ساتھ انفرادی طور پر حوالہ جات نہیں دئے گئے کیونکہ یہ باب ہر چار بزرگوں اور اکابر علماء کی مشہورِ زمانہ تصانیف سے مرتب کئے ہیں لہذا اوپر اُن کے نام وحوالہ ہی کافی ہے۔

آخر میں بندۂ سیہ کار وضعیف اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدُعا اور التجا خواہ ہوں کہ اپنے حبیبِ پاک سیدنا ومرشدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے وطفیل اور سیدتنا ومرشدتنا حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے وسیلہ سے اس سیہ کار کے رسالہ کو قبول ومنظور فرمائیں، اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں قبولیت عطا فرمائیں اور دنیا وآخرت

میں اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور اپنی رضا وخوشنودی کا ذریعہ بنائے آمین۔قارئین سے بھی التجا ہے کہ جب بھی رسالہ ھذا پڑھا جائے تو بندۂ سیہ کار کو ضرور اپنی دعاؤں میں یاد فرمائیں۔وماتوفیقی الا باللہ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَ الثَّقَلَیْنِ
وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّ مِنْ عَجَمِ
هُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُهٗ
لِکُلِّ هَوْلٍ مِنَ الْاَهْوَلِ مُقْتَحِمِ
مُوْلَایَ صَلِّ وَ سَلِّمْ دَآئِماً اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

خادم الفقراء و محتاجِ دعا
محمد الطاف حسین عفی اللہ عنہ
۲۴ شعبان ۱۴۳۱ھ شبِ جمعہ۔

باب اول

در فضائل

درود شریف

قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَ جَلَّ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ O

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا O

ترجمہ! بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں ان پیغمبر پر۔اے ایمان والو تم بھی آپ پر رحمت بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔(بیان القرآن)

☆ روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی الہ علیہ وسلم تشریف لائے ایک دن اور خوشی دیکھی جاتی تھی ان کے چہرہ مبارک پر، پھر فرمایا تحقیق میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے ،پس کہا انہوں نے مجھ سے کیا خوش نہیں ہوا ے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس سے کہ درود بھیجے آپ پر تیرا کوئی اُمتی ایک بار تو درود بھیجوں اُن پر دس دفعہ اور اگر سلام بھیجے آپ کے اوپر آپ کا کوئی اُمتی ایک بار تو سلام بھیجوں ان پر دس دفعہ۔ (دلائل الخیرات)

☆ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے اچھا آدمی میرے نزدیک وہ ہے جو سب سے زیادہ درود بھیجے میرے اوپر۔ (دلائل الخیرات)

☆ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی درود بھیجے میرے اوپر، درود بھیجتے ہیں اس پر فرشتے جب تک وہ درود بھیجتا رہتا ہے میرے اوپر، پھر اس فضیلت کو جان کر وہ چاہے کم بھیجے یا زیادہ۔ (دلائل الخیرات)

☆ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ درود بھیجو میرے اوپر جمعہ کے دن۔ (دلائل الخیرات)

☆ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی میری امت میں سے میرے اوپر ایک دفعہ درود بھیجے تو لکھی جائیں گی اس کے واسطے دس نیکیاں اور مٹائی جائیں گی اس کی دس برائیاں۔ (دلائل الخیرات)

☆ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہے یہ دعا (اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ) الٰہی پروردگار اس دعوتِ تامہ کے اور نمازِ قائم کے، عطا کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور بزرگی اور بلند درجہ اور کھڑا کر ان کو مقامِ محمود میں جس کا تو نے اُن سے وعدہ کیا ہے، بوقتِ اذان اور اقامت سننے کے، تو واجب ہوگی اس کے واسطے میری شفاعت قیامت کے دن۔ (دلائل الخیرات)

☆ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی درود بھیجے میرے اوپر کتاب میں (یعنی لکھے) تو ہمیشہ درود بھیجتے رہیں گے فرشتے اس پر جب تک میرا نام اس کتاب میں ہے۔ (دلائل الخیرات)

☆ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی سو دفعہ درود بھیجے مجھ پر جمعہ کے دن تو اس کے اسی (۸۰) برس کے گناہ بخشے جائیں گے۔ (دلائل الخیرات)

☆ روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، تحقیق فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میرے اوپر درود بھیجنے والے کے لیے ایک نور ہوگا صراط کے اوپر، اور

جو ہوگا اہلِ نور سے صراط کے اوپر وہ اہلِ نار سے نہیں ہوگا۔

(دلائل الخیرات)

☆ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے، انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے، پس کہا انہوں نے کہ نہیں بھیجتا ہے درود تیرے اوپر کوئی اُمتی مگر درود بھیجتے ہیں اس پر ستر (۷۰) ہزار فرشتے، اور جس پر درود بھیجا فرشتوں نے، ہوا وہ اہلِ جنت میں سے۔

(دلائل الخیرات)

☆ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بہت بھیجا کرے گا تم میں سے درود میرے اوپر تو اس کی بہت بیویاں ہوں گی جنت میں۔ (دلائل الخیرات)

☆ اور روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے درود بھیجا میرے اوپر بسبب تعظیم میرے حق کے واسطے تو اللہ غالب و بزرگ اس قول سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے کہ اس کا ایک بازو مشرق میں ہوتا ہے اور دوسرا مغرب میں اور پاؤں اس کے ٹھیرے ہوتے ہیں ساتویں زمین میں جو سب سے نیچے ہے اور گردن اس کی لگی ہوتی ہے نیچے عرش کے۔ فرماتا ہے اللہ غالب و بزرگ اس سے کہ درود بھیج میرے بندے پر جس طرح درود بھیجا ہے اس نے میرے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر۔ پس وہ درود بھیجتا رہتا ہے اس پر قیامت کے دن تک۔ (دلائل الخیرات)

☆ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ آئیں گی میرے پاس حوضِ کوثر پر قیامت کے دن اتنی قومیں کہ میں نہ پہچانوں گا ان کو، مگر کثرت سے درود بھیجنے والے میرے اوپر۔ (یعنی ان کو پہچانوں گا) (دلائل الخیرات)

☆ اور روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی درود بھیجے مجھ پر ایک دفعہ تو رحمت بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ اور جو درود بھیجے میرے اوپر دس دفعہ تو رحمت بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اوپر سو دفعہ اور جو درود بھیجے میرے اوپر سو دفعہ تو اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے اس کے اوپر رحمت ہزار دفعہ اور جو کوئی درود بھیجتا ہے اوپر میرے ہزار دفعہ تو حرام کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے جسم پر آگ (دوزخ) اور ثابت رکھتا ہے اس کو ساتھ قولِ ثابت کے بیچ دنیا کی زندگی کے اور بیچ آخرت کے بوقتِ سوال کے، اور داخل کرے گا اس کو جنت میں اور آئے گا درود اس کا جو مجھ پر بھیجا ہے نور بن کر اس کے واسطے قیامت کے دن اوپر پلِ صراط کے پانچ سو برس کی راہ تک، اور عطا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو ہر درود کے بدلے جو پڑھا اس نے میرے اوپر ایک محل جنت میں، کم ہو یا زیادہ۔ (چاہے کم پڑھے یا زیادہ)۔

(دلائل الخیرات)

☆ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہے کوئی ایسا بندہ جس نے درود بھیجا میرے اوپر مگر یہ کہ وہ درود بہت جلد اس کے منہ سے نکل جاتا ہے۔ پھر باقی نہیں رہتا کوئی میدان اور نہ دریا اور نہ مشرق اور نہ مغرب کی طرف اور گزرتا ہے ان میں کہتا ہوا کہ میں درود فلاں بن فلاں کا ہوں جس نے بھیجا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو مختار ہیں اور بہترین خلق ہے اللہ کے۔ پس باقی نہیں رہتی کوئی چیز مگر یہ کہ درود بھیجتی ہے اس کے اوپر اور پیدا کیا جاتا ہے اس درود سے ایک پرندہ کہ اس کے ستر ہزار بازو ہوتے ہیں۔ بیچ ہر بازو کے ستر ہزار پَر ہوتے ہیں اور بیچ ہر پَر کے ستر ہزار سر، بیچ ہر سر کے ستر ہزار چہرے، بیچ ہر چہرے کے ستر ہزار منہ، بیچ ہر منہ کے ستر ہزار زبان، بیچ ہر زبان کے وہ تسبیح پڑھتا ہے اللہ

تعالیٰ کی ستر ہزار بولیوں میں اور لکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے واسطے ثواب ان سب تسبیحوں کا۔ (دلائل الخیرات)

☆ روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جو کوئی بھیجے درود میرے اوپر جمعہ کے دن سو دفعہ تو وہ آئے گا قیامت کے دن اس حال میں کہ اس کے ساتھ نور ہوگا کہ اگر یہ نور تقسیم کر دیا جائے تمام مخلوقات میں تو کافی ہو ان سب کو۔ (دلائل الخیرات)

☆ ذکر کیا گیا ہے بعض خبروں میں کہ پایۂ عرش پہ لکھا ہوا ہے کہ جو مشتاق ہوگا میرا تو میں اس پر رحم کروں گا اور جو کوئی مانگے گا مجھ سے تو اس کو میں دوں گا اور جو قرب چاہے گا میری طرف درود کے ساتھ میرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر تو میں بخش دوں گا اس کے گناہ اگرچہ برابر ہوں گے دریا کے جھاگ کے۔

(دلائل الخیرات)

☆ روایت کیا گیا ہے بعض صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے کہ کہا انھوں نے کہ نہیں کوئی مجلس کہ جس میں درود بھیجا جائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر مگر یہ کہ اُٹھتی اس سے ایک خوشبو حتیٰ کہ پہنچ جاتی ہے اطراف آسمان تک، پس فرشتے کہتے ہیں کہ یہ وہ مجلس ہے کہ جس میں درود بھیجا گیا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر۔

(دلائل الخیرات)

☆ ذکر کیا گیا ہے بعض خبروں میں کہ تحقیق مرد مومن یا عورت مومنہ جب شروع کرے درود شریف بھیجنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر تو کھولے جاتے ہیں اس کے واسطے آسمان کے دروازے اور سارے پردے عرش تک، پس نہیں رہتا کوئی فرشتہ بیچ آسمانوں

کے مگر درود پڑھتا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور استغفار اس مرد یا عورت کے واسطے جب تک اللہ تعالیٰ چاہے۔ (دلائل الخیرات)

☆ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس پر کوئی حاجت مشکل ہو جاوے تو اس کو چاہیے کہ کثرت سے میرے اوپر درود پڑھے کیونکہ وہ دور کرتا ہے اندوہوں اور غموں اور رنجوں کو، زیادہ کرتا ہے رزق کو اور روا کرتا ہے حاجتوں کو۔ (دلائل الخیرات)

☆ پوچھا گیا رسول اللہ صلی اللہ سے کہ کب ہوں گا میں مومن اور دوسری روایت میں ہے کہ سچا مومن۔ فرمایا جب دوست رکھے تو اللہ کو، پھر کہا گیا کہ کس طرح میں محبوب رکھ سکتا ہوں اللہ تعالیٰ کو، فرمایا کہ جب دوست رکھے تو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو، پھر کہا گیا اور کس طرح میں محبوب رکھوں اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو، فرمایا کہ جب پیروی کرے تو اس کے طریقے کی کرے اور عمل کرے تو اس کی سنت کے ساتھ اور محبت رکھے تو اس کی محبت کی وجہ سے رکھے اور بغض رکھے تو اس کی بغض کی وجہ سے رکھے اور یاری کرے تو ساتھ اس کی یاری کی وجہ سے اور عداوت کرے تو ساتھ اس کی عداوت کی وجہ سے۔ خبردار نہیں ایمان اسکو جسے محبت نہیں میری، خبردار نہیں ایمان اس کو جسے محبت نہیں میری، خبردار نہیں ایمان اس کو جسے محبت نہیں میری۔ (دلائل الخیرات)

☆ اور کہا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ہم دیکھتے ہیں بعض مومن خشوع کرتے ہیں اور بعض مومن خشوع نہیں کرتے، کیا سبب ہے اس کے درمیان؟ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پائی ایمان کی حلاوت اس نے خشوع کیا اور جس نے نہ پایا اس کو، اس نے خشوع نہیں کیا۔ پھر کہا گیا کس طرح پائی جاتی ہے یا کس طرح ملتی ہے اور حاصل کی جاتی ہے۔ فرمایا سچی محبت اللہ تعالیٰ سے، پھر کہا گیا کس طرح پائی

جاتی ہے محبت اللہ تعالیٰ کی یا کس طرح حاصل کی جاتی ہے؟ پس فرمایا اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے محبت میں۔ پس تلاش کرو رضامندی اللہ تعالیٰ کی اور رضامندی اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ان دونوں محبتوں میں۔ (دلائل الخیرات)

☆ کہا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کون ہے آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی؟ کہ حکم کیے گئے ہیں ہم ان کے ساتھ محبت کے، اور بزرگی ان کی اور ان کے ساتھ نیکی کرنے کی۔ پس فرمایا صاف دل والے اور وفا کرنے والے جو ایمان لائے میرے ساتھ اور خلوص کیا۔ پھر کہا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے، اُن کی کیا علامتیں ہیں؟ فرمایا کہ اختیار کرتے ہیں میری محبت ہر محبوب کے اوپر اور مشغول رکھتے ہیں دل کو میرے ذکر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بعد۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ علامت ان کی یہ ہے کہ ہمیشہ میرا ذکر کرتے ہیں اور بکثرت میرے اوپر درود بھیجتے ہیں۔ (دلائل الخیرات)

☆ کہا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کون قوی ہے ایمان میں آپ کے ساتھ؟ پس فرمایا جو ایمان لایا مجھ پر اس حال میں کہ نہیں دیکھا مجھ کو اور وہ ایمان لایا مجھ پر اس شوق اور اس سچی محبت کے ساتھ اور علامت اس کی یہ ہے کہ تحقیق وہ چاہے گا میرا دیدار بدلے میں تمام ملکیت کے، اور دوسری روایت میں ہے کہ بدلے میں زمین بھر سونے کے۔ یہ مومن ہے میرے ساتھ پکا اور مخلص وسچا میری محبت میں۔

(دلائل الخیرات)

☆ کہا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا دیکھا آپ نے درود ان درود پڑھنے والوں کا آپ کے اوپر جو آپ سے غائب ہیں اور جو کوئی آویں گے آپ کے بعد۔ کیا حال ہے ان دونوں کا آپ کے نزدیک؟ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنتا ہوں

میں درود اپنے اہل محبت کا اور پہچانتا ہوں میں ان کو اور پیش کئے جاتے ہیں میرے اوپر درودان کے۔ (دلائل الخیرات)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر درود بھیجو کیونکہ مجھ پر درود بھیجنا تمھارے لیے تزکیہ ہے۔ (الخصائص الکبریٰ)

☆ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنا غلام کو آزاد کرنے سے افضل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنا جانوں سے زیادہ افضل ہے۔ فرمایا کہ فی سبیل اللہ تلوار چلانے سے افضل ہے۔ (الخصائص الکبریٰ)

☆ بسند جید حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے صبح کے وقت دس مرتبہ مجھ پر درود شریف پڑھا اور شام کو دس مرتبہ پڑھا تو اسے روزِ قیامت میری شفاعت میسر آئے گی۔ (الخصائص الکبریٰ)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعۃ المبارک کے دن جمعہ کی رات میں مجھ پر بکثرت درود بھیجا کرو تو جس نے اس پر عمل کیا میں اس کے لیے روزِ قیامت گواہ اور شفیع ہوں گا۔ (الخصائص الکبریٰ)

☆ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے ''حدیث الرویا'' میں روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنی امت کا ایک شخص دیکھا کہ وہ صراط پر اس طرح کانپ رہا تھا جس طرح کھجور کانپتی ہے تو اس کے پاس وہ درود آیا جو اس نے مجھ پر بھیجا تھا اور اس کا کانپنا ختم کر دیا۔ (الخصائص الکبریٰ)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جو مجھ پر کثرت کے ساتھ

درود بھیجے گا وہ عرش کے زیرِ سایہ ہوگا۔ (الخصائص الکبریٰ)

☆ بسند حسن حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ورات میں مجھ پر بکثرت درود بھیجو کیونکہ میری امت کا درود ہر جمعہ کے دن میرے حضور پیش کیا جائے گا اور درود گزار منزلت میں مجھ سے بہت نزدیک ہوگا۔ (الخصائص الکبریٰ)

☆ حضرت احبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی :اے موسیٰ (علیہ السلام)! کیا تم اس کو پسند کرتے ہو کہ روزِ قیامت تمھیں تشنگی نہ ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ (علیہ السلام)! محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود بھیجا کرو۔

(الخصائص الکبریٰ)

☆ طبرانی کی روایت سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے، اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے اور جو مجھ پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہ اس پر سو دفعہ درود بھیجتا ہے اور جو مجھ پر سو دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی پیشانی پر بَرَآءَۃٌ مِّنَ النِّفَاقِ وَ بَرَآءَۃٌ مِّنَ النَّارِ لکھ دیتے ہیں یعنی یہ شخص نفاق سے بھی بَری ہے اور جہنم کی آگ سے بھی بَری ہے اور قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ اس کا حشر فرمائیں گے۔ (فضائل درود، از حضرت مولانا زکریاؒ)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے اور وہ قبول ہو جائے تو اس کے اسّی سال کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔

(فضائل درود، از حضرت مولانا زکریاؒ)

☆ امام مستغفریؒ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو کوئی ہر روز سو بار مجھ پر درود بھیجے اس کی سو حاجتیں پوری کی جائیں گی، تیس دنیا کی، باقی آخرت کی۔

(فضائل درود، از حضرت مولانا زکریاؒ)

☆ ایک جگہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص میرے اوپر جمعہ کے دن یا جمعہ کی شب میں درود بھیجے، اللہ جل شانہ اس کی سو حاجتیں پوری کرتے ہیں اور اس پر ایک فرشتہ مقرر کر دیتے ہیں جو اس کو میری قبر میں مجھ تک ایسی طرح پہنچاتا ہے جیسے تم لوگوں کے پاس ہدایا بھیجے جاتے ہیں۔

(فضائل درود، از حضرت مولانا زکریاؒ)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص میرے اوپر میری قبر کے قریب درود بھیجتا ہے۔ میں اس کو خود سنتا ہوں اور جو دور سے مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ کو پہنچا دیا جاتا ہے۔

(فضائل درود، از حضرت مولانا زکریاؒ)

اس روایت میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے خود سننے میں کوئی اشکال نہیں، اس لیے کہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام اپنی قبور میں زندہ ہیں۔ علامہ سخاویؒ نے قولِ بدیع میں لکھا ہے کہ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور اس کی تصدیق کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں اپنی قبر شریف میں۔ اور آپ کے بدنِ اطہر کو زمین نہیں کھا سکتی اور اس پر اجماع ہے۔

صاحبِ مظہر حق اس حدیث کی ضمن میں لکھتے ہیں:

"یعنی پاس والے کا درود خود سنتا ہوں بلا واسطہ اور دور والے کا درود ملائکہ سیاحین پہنچاتے

ہیں اور جواب سلام کا بہر صورت دیتا ہوں، اس سے معلوم کیا چاہیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنے کی کیا بزرگی ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنے والے کو خصوصاً بہت بھیجنے والے کو کیا شرف حاصل ہوتا ہے۔ اگر تمام عمر کے سلاموں کا ایک جواب آوے، سعادت ہے چہ جائیکہ ہر سلام کا جواب آوے؟"

اس مضمون کو علامہ سخاوی رحمتہ اللہ علیہ نے اس طرح ذکر کیا ہے کہ:

" کسی بندے کی شرافت کے لیے یہ کافی ہے کہ اس کا نام خیر کے ساتھ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں آجائے۔" (فضائل درود، از حضرت مولانا زکریاؒ)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

☆☆☆☆☆☆☆

باب دوم

صیغہ ہائے درود شریف

اَنْتَ الشَّفِیْعُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُهٗ
عَلَی الصِّرَاطِ اِذَا مَازَلَّتِ الْقَدَمْ
وَصَاحِبَاکَ لَا اَنْسَاهُمَا اَبَدًا
مِنِّی السَّلَامُ عَلَیْکُمْ مَا جَرَی الْقَلَمْ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے سفارشی ہیں جن کی سفارش کے ہم امیدوار ہیں جس وقت کہ پل صراط پر لوگوں کے قدم پھسل رہے ہوں گے۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو ساتھیوں کو تو میں کبھی بھی نہیں بھول سکتا میری طرف سے تم سب پر سلام ہوتا رہے جب تک کہ دنیا میں لکھنے کے لیے قلم چلتا رہے یعنی قیامت تک!

دُعاءُ النِّیَّةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُمَّ اِنِّی نَوَیْتُ بِالصَّلٰوةِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِمْتِثَالاً لِّاَمْرِکَ وَ تَصْدِیْقًا لِّنَبِیِّکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم وَ مُحَبَّةً فِیْهِ وَ شَوْقًا اِلَیْهِ وَ تَعْظِیْمًا لِّقَدْرِهٖ وَ لِکَوْنِهٖ اَهْلاً لِّذٰلِکَ فَتَقَبَّلَهَا مِنِّی بِفَضْلِکَ وَ اِحْسَانِکَ وَ اَزِلْ حِجَابَ الْغَفْلَةِ عَنْ قَلْبِیْ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ عِبَادِکَ النَّبِیِّنَ وَ الصِّدِیْقِیْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِیْنَ ○ اَللّٰهُمَّ یَا رَبِّ بِجَاهِ نَبِیِّکَ الْمُصْطَفٰی وَ رَسُوْلِکَ الْمُرْتَضٰی طَهِّرْ قُلُوْبَنَا مِنْ کُلِّ وَصْفٍ یُّبَاعِدُ نَا عَنْ مُّشَاهَدَتِکَ وَ مُحَبَّتِکَ وَ اَمِتْنَا عَلَی السُّنَةِ وَ الْجَمَاعَةِ وَ الشَّوْقِ اِلٰی لِقَآئِکَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ○ وَ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَ رِضَاهُ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ مَعَ الْعَافِیَةِ الدَّآئِمَةِ وَالْمَوْتِ عَلَی الْکِتَابِ وَ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَ کَلِمَتَیِ الشَّهَادَةِ عَلٰی تَحْقِیْقِهَا مِنْ غَیْرِ تَغْیِیْرٍ وَّ تَبْدِیْلٍ وَّاغْفِرْلِیْ مَا ارْتَکَبْتُه‘ بِمَنِّکَ وَ فَضْلِکَ وَ جُوْدِکَ وَ کَرَمِکَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ○ وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ خَاصَّةً عَلٰی سَیِّدَتِنَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ وَ صَحْبِهٖ وَ سَلَّمَ تَسْلِیْمًا ○ آمین

ترجمہ: اے اللہ میں تیرے حکم کو پورا کرنے، اور تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق (دل سے ماننے) کے لیے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور شوق میں، اور

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ کی تعظیم کی خاطر، اور اس وجہ سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے اہل ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کی نیت کرتا ہوں۔ پس اپنے فضل اور احسان سے اس (درود شریف پڑھنے) کو مجھ سے قبول فرما، اور غفلت کے پردے کو میرے دل سے دور کردے، اور مجھے کر دے اپنے (خاص) بندوں یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین میں سے۔ اے اللہ! اپنے نبی مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم اور رسول مرتضٰی صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبے کی خاطر ہمارے دلوں کو ہر اُس وصف سے پاک کردے جو ہمیں آپ کے مشاہدے اور آپ کی محبت سے دور کردے، اور ہمیں موت دے اہل سنت و جماعت پر اور اپنے ملاقات کی شوق پر، اے عظمت واحترام والے۔ اور میں آپ سے التجاء کرتا ہوں آپ کی رضا کا اور اُس (آپ صلی اللہ علیہ وسلم) کی رضا کا اے تمام جہانوں کے مالک ساتھ ہمیشہ کی عافیت کے، اور موت کتاب، اہل سنت و جماعت اور شہادت کے دونوں کلموں (اقرار) اور ان پر مضبوط یقین کے ساتھ بغیر کسی تبدیلی کے۔ اور بخش دے ان گناھوں کو جن کو میں نے کیا، اپنے احسان، فضل اور سخاوت اور کرم کے واسطے اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے۔ اور اے اللہ! درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر خاص کر ہماری سردار فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر اور خوب سلام بھیج اُن سب پر۔ یا اللہ اس دعا کو قبول فرما۔ آمین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَ عَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○

۲. صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِهٖ خَاصَّةً عَلٰى سَيِّدَتِنَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ وَ صَحْبِهٖ وَ سَلَّمَ ○

۳. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ خَاصَّةً عَلٰى سَيِّدَتِنَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا اِبْرٰهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ خَاصَّةً عَلٰى سَيِّدَتِنَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰنَآ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ ○

۴. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ عَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ○

۵. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ ○

۶. اَللّٰهُمَّ وَ تَرَحَّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰى سَيِّدِنَآ اِبْرٰهِيْمَ وَ عَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرٰهِيْمَ ط اِنَّكَ

حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ ○

۷. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ وَ اَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ ذُرِّیَّتِہٖ خَاصَّۃً عَلٰی سَیِّدَتِنَا فَاطِمَۃَ الزَّھْرَاءِ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَآ اِبْرٰھِیْمَ ط اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ ○

۸. اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِکَ وَبَرَکَاتِکَ وَ رَحْمَتِکَ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَ اِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ رَسُوْلِکَ اِمَامِ الْخَیْرِ وَ قَآئِدِ الْخَیْرِ وَ رَسُوْلِ الرَّحْمَۃِ ○

۹. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰے سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْہِ ○

۱۰. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ ○

۱۱. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓے اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضَاہُ لَہٗ ○

۱۲. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ ○

۱۳. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ ○

۱۴. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی النَّبِیّٖنَ ○

۱۵. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْمُرْسَلِیْنَ ○

۱۶. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْمَلَا الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ○

۱۷. اَللّٰھُمَّ اَبْلِغْ رُوْحَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِّنِّیْ تَحِیَّةً وَّ سَلَامًا ○

۱۸. اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَّبِیِّکَ وَ رَسُوْلِکَ ○

۱۹. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ النُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ فَاِنَّکَ اَحْصَیْتَھَا ○

۲۰. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا تَنَفَّسَتِ الْاَرْوَاحُ مُنْذُ خَلَقْتَھَا ○

۲۱. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ ○

۲۲. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ ○

۲۳. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ نُوْرُہٗ مِنْ نُّوْرِ الْاَنْوَارِ وَ اَشْرَقَ بِشُعَاعِ سِرِّہِ الْاَسْرَارُ ○

۲۴. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اَھْلِ بَیْتِہِ الْاَبْرَارِ اَجْمَعِیْنَ ○

۲۵. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِہٖ بَحْرِ اَنْوَارِکَ وَ مَعْدَنِ اَسْرَارِکَ وَ لِسَانِ حُجَّتِکَ وَ عُرُوْسِ مَمْلُکَتِکَ وَ اِمَامِ حَضْرَتِکَ وَ خَاتَمِ اَنْبِیَائِکَ صَلٰوۃً تَدُوْمُ بِدَوَامِکَ وَ تَبْقٰی بِبَقَائِکَ صَلٰوۃً تُرْضِیْکَ وَ تُرْضِیْہِ وَ تَرْضٰی بِھَا عَنَّا یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ○

۲۶. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَوَّلِیْنَ وَ الْاٰخِرِیْنَ ○

۲۷. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ فِیْ کُلِّ وَقْتٍ وَّ حِیْنٍ ○

۲۸. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ ○

۲۹. اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی سَیِّدِنَا اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ ○

۳۰. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی جَمِیْعِ اَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ○

۳۱. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ ○

۳۲. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغٰفِلُوْنَ ○

۳۳. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ قَطْرِ الْاَمْطَارِ ○

۳۴. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ اَوْرَاقِ الْاَشْجَارِ ○

۳۵. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الرِّمَالِ ○

۳۶. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ ○

۳۷. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِ الْاُمَّۃِ ○

۳۸. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی صَاحِبِ الْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ ○

۳۹. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَوْلَی النِّعْمَۃِ وَ الرَّحْمَۃِ ○

۴۰. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی الْمَوْصُوْفِ بِالْکَرَمِ وَ الْجُوْدِ ○

۴۱. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ رَسُوْلِکَ وَ صَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ○

۴۲. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ ارْحَمْ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَ بَارَکْتَ وَ رَحِمْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ ط اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ ○

۴۳. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِہٖ وَ ذُرِّیَّتِہٖ خَاصَّۃً عَلٰی سَیِّدَتِنَا فَاطِمَۃَ الزَّھْرَاءِ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ خَاصَّۃً عَلٰی سَیِّدَتِنَا فَاطِمَۃَ الزَّھْرَاءِ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ ط اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ ○

۴۴. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ وَ اَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ ذُرِّیَّتِہٖ خَاصَّۃً عَلٰی سَیِّدَتِنَا فَاطِمَۃَ الزَّھْرَاءِ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ ط اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ ○

۴۵. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَ بَارِکْ عَلٰی مَحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ ط اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ ○

۴۶. وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ ○

۴۷. وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ اٰلِہٖ وَ بَارَکَ وَ سَلَّمَ ○

۴۸. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰٓی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ ○

۴۹. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا ○

۵۰. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ نَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ ○

۵۱. اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِکَ وَ بَرَکَاتِکَ عَلٰٓی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ وَ اَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ ذُرِّیَّتِہٖ وَ اَھْلِ بِیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ ○

۵۲. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰٓی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ اَوْلَادِہٖ وَ اَزْوَاجِہٖ وَ ذُرِّیَّتِہٖ خَاصَّۃً عَلٰی سَیِّدَتِنَا فَاطِمَۃَ الزَّھْرَاءِ وَ اَھْلِ بِیْتِہٖ وَ اَصْھَارِہٖ وَاَنْصَارِہٖ وَ اَشْیَاعِہٖ وَ مُحِبِّیْہِ وَ اُمَّتِہٖ وَ عَلَیْنَا مَعَھُمْ اَجْمَعِیْنَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ○

۵۳. اَللّٰھُمَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اجْزِ مُحَمَّدًا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ ○

۵۴. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ جَزَی اللّٰہُ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ عَنَّا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ ○

۵۵. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ ○

۵۶. اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ الْقَآئِمَۃِ وَ الصَّلٰوۃِ النَّافِعَۃِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّارْضَ عَنِّیْ رِضًا لَّا تَسْخَطُ بَعْدَہٗ اَبَدًا ○

۵۷. وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا ○

۵۸. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی الشَّفِیْعِ الْمُشَفَّعِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ○

۵۹. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی صَاحِبِ الشَّفَاعَةِ وَ الْوَسِیْلَةِ ○

۶۰. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی الْبَشِیْرِ النَّذِیْرِ والسِّرَاجِ الْمُنِیْرِ ○

۶۱. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی الطَّاھِرِ الْمُطَھَّرِ ○

۶۲. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی نُوْرِ الْاَنْوَرِ ○

۶۳. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی الطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ ○

۶۴. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی صَاحِبِ لِوَآءِ الْحَمْدِ ○

۶۵. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیَ النَّبِیِّ الْخَاتَمِ ○

۶۶. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیَ الرَّسُوْلِ الْخَاتَمِ ○

۶۷. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ وَ عَلٰٓی اٰلِہٖ خَاصَّةً عَلٰی سَیِّدَتِنَا فَاطِمَةَ الزَّھْرَاءِ وَ صَحْبِہٖ وَ سَلِّمَ تَسْلِیْمًا وَّ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○

۶۸. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ سَلِّمْ عَلَیْہِ وَ اَجْزِہٖ عَنَّا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ حَبِیْبُکَ ○

۶۹. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی لَہٗ ○

۷۰. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَ عَلٰی جَسَدِہٖ فِی الْاَجْسَادِ وَ عَلٰی قَبْرِہٖ فِی الْقُبُوْرِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ سَلِّمْ ○

۷۱. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا جِبْرِیْلَ وَ سَیِّدِنَا مِیْکَائِیْلَ وَ سَیِّدِنَا

اِسْرَافِیْلَ وَ سَیِّدِنَا عِزْرَائِیْلَ وَ حَمَلَةِ الْعَرْشِ وَ عَلَی الْمَلٰئِکَةِ وَ الْمُقَرَّبِیْنَ وَ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَوَاتِ اللّٰهِ وَ سَلَامُهٗ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ ○

۷۲. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِی عِلْمِ اللّٰهِ صَلٰوةً دَآئِمَةً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰهِ ○

۷۳. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَلٰی قَدْرِ حُبِّکَ فِیْهِ ○

۷۴. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَلٰی قَدْرِ عِنَایَتِکَ بِهٖ ○

۷۵. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَقَّ قَدْرِهٖ وَ مِقْدَارِهٖ ○

۷۶. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنْجِیْنَا بِهَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَ تَقْضِیْ لَنَا بِهَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَ تُطَهِّرُ نَا بِهَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّاٰتِ وَ تَرْفَعُنَا بِهَا اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَ تُبَلِّغُنَا بِهَآ اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرٰاتِ فِی الْحَیٰوةِ وَ بَعْدَالْمَمَاتِ ○

۷۷. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةَ الرِّضٰی وَارْضَ عَنْ اَصْحَابِهٖ رِضَآءَ الرِّضٰی ○

۷۸. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَاوَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ اَوْرَاقِ الزَّیْتُوْنِ وَ جَمِیْعِ الثِّمَارِ ○

۷۹. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَاوَ مولٰنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِهٖ وَ اَزْوَاجِهٖ وَ

ذُرِّیَّتِهٖ خَاصَّةً عَلٰی سَیِّدَتِنَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ عَدَدَ اَنْفَاسِ اُمَّتِهٖ ○

۸۰. اَللّٰهُمَّ بِبَرَکَةِ الصَّلٰوةِ عَلَیْهِ اجْعَلْنَا بِالصَّلٰوةِ عَلَیْهِ مِنَ الْفَآئِزِیْنَ وَعَلٰی حَوْضِهٖ مِنَ الْوَارِدِیْنَ الشَّارِبِیْنَ ○

۸۱. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الطَّاهِرِ الْمُطَهَّرِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ سَلِّمْ ○

۸۲. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ خَتَمْتَ بِهِ الرِّسَالَةَ وَ اَیَّدْتَّهٗ بِالنَّصْرِ وَ الْکَوْثَرِ وَ الشَّفَاعَةِ ○

۸۳. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ رَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ○

۸۴. اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا تُزْلِفُ بِهٖ قُرْبَهٗ وَتُقِرُّبِهٖ عَیْنَهٗ یَغْبِطُهٗ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَ الْاٰخِرُوْنَ ○

۸۵. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُّوْرِ الْاَنْوَارِ وَ سِرِّ الْاَسْرَارِ وَ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ وَ زَیْنِ الْمُرْسَلِیْنَ الْاَخْیَارِ ○

۸۶. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُکْرِمُ بِهَا مَثْوَاهُ وَ تُشَرِّفُ بِهَا عُقْبٰهُ وَ تُبَلِّغُ بِهَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مُنَاهُ وَ رِضَاهُ ○

۸۷. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ قُرِنَتِ الْبَرَکَةُ بِذَاتِهٖ وَ مُحَیَّاهُ وَ تَعَطَّرَتِ الْعَوَالِمُ

بِطِیْبِ ذِکْرِہٖ وَرِیَّاہُ O

۸۸. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِّلْءَ الدُّنْیَا وَ مِلْءَ الْاٰخِرَۃِ O

۸۹. اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِّلْءَ الدُّنْیَا وَ مِلْءَ الْاٰخِرَۃِ O

۹۰. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ الْھَاشِمِیِّ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰٓی اٰلِہٖ خَاصَّۃً عَلٰی سَیِّدَتِنَا فَاطِمَۃَ الزَّھْرَاءِ وَ صَحْبِہٖ وَ سَلِّمَ تَسْلِیْمًا O

۹۱. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْبَرِیَّۃِ صَلٰوۃً تُرْضِیْکَ وَ تُرْضِیْہِ وَ تَرْضٰی بِھَا عَنَّا یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ O

۹۲. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ حِلْمِکَ وَ عِلْمِکَ وَ کَلِمَاتِکَ وَ نِعْمَتِکَ وَ رَحْمَتِکَ O

۹۳. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ کُلِّ نَسَمَۃٍ خَلَقْتَھَا فِیْھِمْ مِّنْ یَّوْمٍ خَلَقْتَ الدُّنْیَآ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ فِی کُلِّ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّۃٍ O

۹۴. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ نُجُوْمِ السَّمَآءِ مِنْ یَّوْمٍ خَلَقْتَ الدُّنْیَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ فِی کُلِّ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّۃٍ O

۹۵. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ صُفُوْفِ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَ تَسْبِیْحِھِمْ وَ تَقْدِیْسِھِمْ وَ تَمْحِیْدِ ھِمْ وَ

تَمْجِیْدِهِمْ وَ تَکْبِیْرِهِمْ وَ تَهْلِیْلِهِمْ مِّنْ یَّوْمِ خَلَقْتَ الدُّنْیَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ○

۹۶. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ کُلِّ قَطْرَةٍ تَقْطُرُ مِنْ سَمٰوٰتِکَ اِلٰٓی اَرْضِکَ وَ مَا تَقْطُرُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ○

۹۷. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الرَّمْلِ وَ الْحَصٰی فِیْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا ○

۹۸. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا دَامَتِ الْخَلَآئِقُ فِی الْجَنَّةِ ○

۹۹. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَلٰی قَدْرِ مَا یُحِبُّکَ وَ یَرْضَاکَ وَ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَبَدَ الْاٰبِدِیْنَ وَ اَنْزِلْهُ الْمُنْزَلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ وَ اَعْطِهِ الْوَسِیْلَةَ وَ الْفَضِیْلَةَ وَ الشَّفَاعَةَ وَ الدَّرَجَةَ الرَّفِیْعَةَ وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ○

۱۰۰. وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِهٖ خَاصَّةً عَلٰی سَیِّدَتِنَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ وَ صَحْبِهٖ وَ سَلَّمَ تَسْلِیْمًا وَّ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○

وسیلۂ حبیب پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

بحقِ آں کہ او جانِ جہاں است فدائے روضہ اش ہفت آسمان است

بحقِ آں کہ محبوبش گرفتے برائے خویش مطلوبش گرفتے

پسندیدی ز جملہ عالم آں را بما بگذاشتی باقی جہاں را

گزیدی از ہمہ گلہا تو اورا نمودی صرف او ہر رنگ و بو را

ہمہ نعمت بنامِ او نمودی دو عالم را بکامِ او نمودی

بآں کو رحمتُ للعالمین است بدرگاہت شفیع المذنبین است

بحقِ سرورِ عالم محمد بحقِ برتر عالم محمد

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

☆ اس کے وسیلہ سے جو دنیا کی روح ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک پر ساتوں آسمان فدا ہے۔

☆ اسکے وسیلہ سے جنکو تو نے محبوب بنا رکھا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا مطلوب ٹھہرایا ہے۔

☆ تمام ہستی سے صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو پسند کیا ہے اور باقی تمام دنیا کو ہمارے لیے چھوڑ دیا۔

☆ تمام پھولوں میں سے تو نے صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو چن لیا ہے اور تمام رنگ اور خوشبو کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو بخش دیا ہے۔

☆ تمام نعمتوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کر دیا اور دونوں جہاں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی کے لئے بنائے۔

☆ وہ ہستی جو رحمت اللعالمین ہے اور تیری درگاہ میں شفیع المذنبین ہے۔

☆ دنیا کے سردار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے اور دنیا کے سے برتر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے۔ ہماری دعاؤں کو قبول فرما۔ آمین

باب سوم

چاہت کے پھول

نہ بن پڑا وہ جمال آپ کا سا اک شب بھی
قمر نے گو کہ کروڑوں کئے چڑھاؤ اُتار

حضرت اقدس جناب مولانا محمد اشرف صاحب پشاوری نور اللہ مرقدہ نے ایک دفعہ خاص ساتھیوں کی مجلس میں فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا!

هٰذَا سَلَامِی اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِی

ترجمہ: یہ میرا سلام ہے میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

نیند سے بیدار ہوا تو دل میں ایک خاص اثر تھا، اُس خاص کیفیت میں دو نعتیں موزون ہوگئیں، جن میں سے ایک مندرجہ ذیل ہے۔

حبیب خدا کا سلام اللہ اللہ گداؤں کا اوج مقام اللہ اللہ
یہ رحمت کی کرنیں عنایت کی بارش سراپا محبت کلام اللہ اللہ
فقیروں پہ لطف وکرم کا یہ عالم سحر پوش ہے میری شام اللہ اللہ
نگاہ نوازش میرے دل میں اُتری شراب محبت کا جام اللہ اللہ
نگاہوں میں وہ ہیں خیالوں میں وہ ہیں سلام اللہ اللہ، کلام اللہ اللہ
میں پہنچا ثریٰ سے سر بام طوبیٰ کہاں میں کہاں یہ مقام اللہ اللہ

عنایت ہے اُن کی فقیروں پہ اشرف
ہوئی مجھ پہ رحمت تمام اللہ اللہ

حضرت اقدس سید الطائفہ حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی نور اللہ مرقدہ۔

ذرا چہرے سے پردے کو اُٹھاؤ یا رسول اللہ
مجھے دیدار ٹک اپنا دکھاؤ یارسول اللہ

اُٹھا کر زلف اقدس کو ذرا چہرہ مبارک سے
مجھے دیوانہ او ر وحشی بناؤ رسول اللہ

پیاسا ہے تمھارے شربت دیدار کا عالم
کرم کا ایک پیالہ پلاؤ یا رسول اللہ

چھپیں خجلت سے جا کر پردۂ مغرب میں ماہ وخور
گر اپنے حُسن کا جلوہ دکھاؤ یارسول اللہ

یقین ہو جائے گا کفار کو بھی اپنی بخشش کا
جو میدان شفاعت میں تم آؤ یا رسول اللہ

ہواہوں نفس اور شیطان کے ہاتھوں بہت رسوا
میرے اب حال پر تم رحم کھاؤ یارسول اللہ

کرم فرماؤ ہم پر اور کرو حق سے شفاعت تم
ہمارے جرم وعصیان پر نہ جاؤ یا رسول اللہ

مشرف کرکے مجھ کو کلمہ طیب سے اپنے تم
پھر اب نظروں سے اپنی مت گراؤ یا رسول اللہ

کرو روئے منور سے مری آنکھوں کو نورانی
مجھے فرقت کی ظلمت سے بچاؤ یا رسول اللہ

شفیع عاصیان ہو تم، وسیلہ بیکساں ہو تم
تمھیں چھوڑا ب کہاں جاؤں بتاؤ یا رسول اللہ

خدا عاشق تمھارا او رہو محبوب تم اُس کے
ہے ایسا مرتبہ کس کا سناؤ یا رسول اللہ

مجھے بھی یاد رکھیو ہو ں تمھارا اُمتی عاصی
گنہگاروں کو جب تم بخشواؤ یا ر سول اللہ

اگر چہ نیک ہوں یا بد تمھارا ہو چکا ہوں میں
تم ا ب چاہو ہنساؤ یا رُلاؤ یا رسول اللہ

پھنسا ہوں جس طرح گرداب غم میں نا خدا ہو کر
مری کشتی کنارے پر لگاؤ یا رسول اللہ

چند اشعار از مثنوی حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمہ اللہ علیہ

ز مہجوری برآمد جانِ عالم ترحّم یا نبی اللہ ترحّم
نہ آخر رحمۃُ اللعالمینی ز محروماں چرا غافل نشینی
زخاک اے لالہ سیراب بر خیز چو نرگس خواب چند از خواب برخیز
بروں آور سراز بُردیمانی کہ روئے تُست صبح زندگانی
شب اندوہ مارا روز گرداں ز رویت روز ما فیروز گرداں
بہ تن در پوش عنبر بوئے جامہ بسر بر بند کافوری عمامہ

فرو د آویز از سر گیسواں را فگن سایہ بپاسر و رواں را
ادیم طائفے نعلین پاکن شراک از رشتۂ جانہائے ماکن
جہانے دیدہ کردہ فرش رہ اند چو فرش اقبال پابوس تو خواہند
ز حجرہ پائے در صحن حرم نہ بفرق خاک رہ بوسان قدم نہ
بدہ دستی ز پا اُفتاد گاں را بکُن دلدارئے دلدارگاں را
اگرچہ غرق دریائے گناہم فتادہ خشک لب بر خاک راہم
تُو اَبرِ رحمتی آں بہ کہ گاہے گُنی بر حال لب خشکاں نگاہے
خوشا کز گردرہ سُویت رسیدیم بدیدہ گرد ازکویت کشیدیم
بمسجد سجدۂ شکر انہ کردیم چراغت را زِ جاں پروانہ کردیم
بگِرد روضہ ات گشتیم گستاخ دلم چوں پنجرۂ سوراخ سوراخ
زداغ آرزویت بادل خوش زدیم از دل بہر قندیل آتش
بپائے ہر ستوں قد راست کردیم مقام راستاں د رخواست کردیم
اگر نبود چو لطفت دست پارے ز دست ما نیاید ہیچ کارے
قضا می افگند از راہ مارا خدا را از خدا در خواہ مارا
کہ بخشد از یقین اول حیاتے دہد آنگہ بکارِ دیں ثباتے
کند با ایں ہمہ گمراہی ما تُرا اذن شفاعت خواہی ما
چو چوگاں سرفگندہ آوری روئے بمیدان شفاعت اُمتی گوئے
بحُسن اہتمامت کار جامی طفیل دیگراں یا بد تمامی

ترجمہ:

۱۔ آپ کے فراق سے کائنات عالم کا ذرہ ذرہ جاں بلب ہے، اور دم توڑ رہا ہے، اے رسول خدا رحم فرمائے، رحم فرمائے۔

۲۔ آپ یقیناً رحمتہ للعالمین ہیں ہم حرماں نصیبوں اور ناکامان قسمت سے آپ کیسے تغافل فرما سکتے ہیں۔

۳۔ اے لالہ خوش رنگ اپنی شادابی اور سیرابی سے عالم کو مستفید فرمائیے اور خواب نرگس سے بیدار ہو کر ہم محتاجان ہدایت کے قلوب کو منور فرمائیے۔

۴۔ اپنے سر مبارک کو یمنی چادروں کے کفن سے باہر نکالیئے کیونکہ آپ کا روئے انور صبح زندگانی ہے۔

۵۔ ہماری غمناک رات کو دن بنا دیجیئے اور اپنے جمالِ جہاں آرا سے ہمارے دن کو فیروز مندی و کامیابی عطا کر دیجیئے۔

۶۔ جسم اطہر پر حسب عادت عنبر بیز لباس آراستہ فرمائیے اور سفید کافوری عمامہ زیب سر فرمائیے۔

۷۔ اپنی عنبر بار و مُشکیں زلفوں کو سر مبارک سے لٹکا دیجیئے تا کہ اُن کا سایہ آپ کے سرو قد جسم مبارک کے قدموں پر پڑے۔

۸۔ حسب دستور طائف کے مشہور چمڑے کی مبارک نعلین (پاپوش) پہنیے اور اُن کے تسمے اور پٹیاں ہمارے رشتہ جاں سے بنائے۔

۹۔ تمام عالم اپنے دیدہ و دل کو فرش راہ کیئے ہوئے اور بچھائے ہوئے ہیں اور فرش زمین کی طرح آپکی قدم بوسی کا فخر حاصل کرنا چاہتا ہے۔

۱۰۔ حجرہ شریف یعنی گنبد خضراء سے باہر آ کر صحن حرم میں قدم رکھیئے، راہ مبارک کے خاک بوسوں کے سر پر قدم رکھیئے۔

۱۱۔ عاجزوں کی دستگیری فرمایئے اور عُشاق کی دلجوئی و دلداری کیجئے۔

۱۲۔ اگرچہ میں گناہوں کے دریا میں از سر تا پا غرق ہوں لیکن آپکی راہ مبارک پر تشنہ و خشک لب پڑا ہوں۔

۱۳۔ آپ ابر رحمت ہیں کیا ہی اچھا ہو کہ پیاسوں اور خشک لبوں پر ایک نگاہ کرم ڈالیں۔

۱۴۔ ہمارے لیے کیسا اچھا وقت ہوتا کہ ہم آپ کی گردِ راہ تک پہنچ جاتے اور آنکھوں میں آپکے کوچۂ مبارک کی خاک کا سرمہ لگاتے۔

۱۵۔ مسجد نبوی میں سجدہ شکر بجالاتے، آپ کی ذات بابرکت کے روشن چراغ کا اپنی جان کو پروانہ بناتے۔

۱۶۔ آپ کے روضہ مبارک پر خوب رونا کرتے ایسے دل کے ساتھ جو پنجروں کی طرح سوراخ سوراخ ہے۔

۱۷۔ آپ کی آرزو کے داغ کو لئے ہوئے دلِ خوش کے ساتھ قندیل کی آگ کو دل کی آگ سے جلاتے۔

۱۸۔ آپکی مسجد اطہر کے ہر ستون کے پاس ادب سے سیدھے کھڑے ہوتے اور صدیقین کے مرتبہ کی درخواست و دُعا کرتے۔

۱۹۔ اگر آپ کے الطاف کریمانہ کی مدد شامل حال نہ ہوگی تو ہم عضو معطل و مفلوج ہو جائیں گے اور ہم سے کوئی کام انجام نہ پا سکے گا۔

۲۰۔ ہماری بدبختی ہمیں صراط مستقیم وراہ خدا سے بھٹکا رہی ہے، خدارا ہمارے لیے خداوند قدوس سے دُعا فرمائیے۔

۲۱۔ یہ دُعا فرمائیے کہ خداوند قدوس اولاً ہم کو پختہ یقین اور کامل اعتقاد کی عظیم الشان زندگی بخشے اور پھر احکام دین میں مکمل استقلال اور پوری ثابت قدمی عطا فرمائیے۔

۲۲۔ ہماری اس ساری گمراہی کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی اجازت ہمارے لئے ہے۔

۲۳۔ ہمارے گناھوں کی شرم سے آپ میدانِ شفاعت میں چوگان (پولو) کے گیند کی طرح سر جھکائے داخل ہوں گے امتی امتی فرماتے ہوئے آئیں گے اور اُمت کی شفاعت کی بازی جیت جائیں گے۔

۲۴۔ آپ کے حُسنِ اہتمام اور سعی جمیل سے دوسرے مقبول بندگانِ خدا کے صدقے میں غریب جامی کا بھی کام بن جائے گا۔

چند اشعار از دیوان حضرت عبدالرحمٰن بابا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ المعروف بہ رحمٰن باباؒ

دا ستا درد بہ پہ ہزار درمان ور نہ کڑم — دانستہ بہ دغہ سود پہ زیان ور نہ کڑم

کہ سوک را کاندی دنیا او عقبیٰ دواڑہ — عاشقی بہ دِ پہ این و آن ور نہ کڑم

معشوقی دَ عاشقانو دین ایمان دے — زہ بہ چالرہ خپل دین ایمان ور نہ کڑم

کہ م چرے لاس دَ ستا پہ بوسہ بَرشی — دا نعمت بہ دَ جنت پہ خوان ور نہ کڑم

سو او نہ وینم ستا ستر گے کہ خدائے کا — عزرائیل لرہ بہ ھمرہ خان ور نہ کڑم

ستا تر زلفو پورے نورے زلفے سہ دی — پہ خاشاک بہ چمن ریحان ور نہ کڑم

کہ یو خَل مِ ستا زلفے پہ لاس کیوزیَ یو ویختہ بہ دِ پہ درست جھان ورنہ کڑم
سو مِ تیغ پہ پہلو نہ دیے لگید لے ستا پہلو بہ ورقیب تہ آسان ورنہ کڑم
پہ رحمان دَ ستا دَ لبو مَے حرام دی سو دَ خپلو وینو جام تاوان ورنہ کڑم

ترجمہ:

۱۔ اے میرے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) آپکے عشق کا درد میں راحت وسکون کی ہزار نعمتوں پہ نہیں دیتا۔ دانستہ (جانتے ہوئے) اس نعمت کو نقصان سے کیسے بدل دوں۔

۲۔ اگر کوئی مجھے دنیا وعقبیٰ کی ساری نعمتیں دے دے تو اے میرے محبوب آپ کا عشق اور درد میں ان دونوں پہ دینے کے لیے تیار نہیں ہوں۔

۳۔ محبوب اور اس کا عشق تو عاشقوں کا دین اور ایمان ہوتے ہیں بھلا میں اپنا دین اور ایمان کسی کو کیسے دے دوں۔

۴۔ اے میرے محبوب اگر میرے ہاتھ آپ کا بوسہ لینے پہ قادر ہو جائیں تو میں یہ دولت جنت کی خوانِ نعمت سے نہ بدلوں۔

۵۔ اے میرے محبوب جب تک آپ کی آنکھوں کا دیدار نہ کروں، اللہ کی قسم اپنی جان عزرائیل کے حوالہ نہیں کروں گا۔

۶۔ اے میرے محبوب آپ کی زلفِ مشکیں کے سامنے اوروں کی زلف کی کیا حیثیت ہے۔ گلستان کے ریحان کو خس وخاشاک سے کیسے بدل دوں۔

۷۔ اے میرے محبوب اگر ایک بار بھی آپ کے زلفِ مشکیں میرے ہاتھ لگ جائے تو ایک موئے مبارک بھی ساری کائنات پہ نہ دوں۔

۸۔ اے میرے محبوب جب تک آپکے عشق سے میرا پہلو زخمی نہ ہوا ہو، آپ کو رقیبوں کے حوالے نہ کروں۔

۹۔ اے میرے پیارے محبوب مجھ رحمان پر آپ کے ہونٹوں کی شراب حرام ہے جب تک آپ کے عشق میں اپنے خونِ جان کا جام نذرانہ پیش نہ کروں۔

آج شب جمعہ ۲۴ شعبان ۱۴۳۱ھ حضرت عبدالرحمٰن بابا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مبارک اشعار کے اُلٹے سیدھے ترجمے کی تکمیل پہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے رسالہ ھذا کو ختم کرتا ہوں۔ میں ضعیف و بے بضاعت اللہ جل شانہ کے دربار میں التجا کرتا ہوں کہ رسالہ ھذا میں جو لغزشیں اور غلطیاں ہوئی ہوں اللہ ربّ العزت اپنے لطف وکرم، اپنے حبیبِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ اور حضرت سیدتنا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے صدقے معاف فرمادے اور اپنے دربار میں قبول ومنظور اور اپنی رضا وخوشنودی کا زریعہ بنادے۔ آمین

بس اب درود پڑھ اس پر اور اس کی آل پہ تو
جو خوش ہو تجھ سے وہ اور اس کی عترتِ اطہار
الٰہی اس پر اور اس کی تمام آل پہ بھیج
وہ رحمتیں کہ عدد کرسکے نہ اُن کو شمار

محتاجِ دعا وخادم الفقراء

محمد الطاف حسین

شب جمعہ ۲۴ شعبان ۱۴۳۱ھ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(مَثَلُ مَا فِی الْاٰیَۃِ ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلاً کَلِمَۃً طَیِّبَۃً کَشَجَرَۃٍ طَیِّبَۃٍ
اَصْلُھَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُھَا فِیْ السَّمَآءِ)

حمد ہے سب تیری ذات کبریاء کے واسطے اور درود و نعت ختم الانبیاء کے واسطے
اور سب اصحاب و ال انبیاء کے واسطے

دربدر پھرتی ہے خلقت التجا کے واسطے آسرا تیرا ہے پر مجھ بے نوا کے واسطے
رحم کر مجھ پر الٰہی اولیاء کے واسطے

ان بزرگوں کو شفیع لایا ہوں میں ہو کر ملول کیجیو یہ عرض میری ان کی برکت سے قبول
ہاتھ اٹھاؤں جب ترے آگے دعا کے واسطے

☆جان فدا راہِ خدا میں ہو یہ دیں کا مقتضاء ہو مجھے توفیق الٰہی جان کردوں میں فدا
حضرت حاجی فدائے با وفا کے واسطے

دیں میں مجھکو شرف دے اور حق میں دے مجھ کو علو دور کر دل سے مرے ہر منقصت اور ہر غلو
حضرت اشرف، فقیر و تھانوی کے واسطے

خلق کو ہوتا ہے حج زیارت خانہ نصیب کر مجھے اپنی مدد سے حجِ مردانہ نصیب
حاجی امداداللہ ذوالعطاء کے واسطے

پاک کر ظلماتِ عصیاں سے الٰہی دل مرا کر منور نور عرفاں سے الٰہی دل مرا
حضرت نور محمد پر ضیاء کے واسطے

ایسے مرنے پر کروں قربان یارب لاکھ عید اپنی تیغِ عشق سے کر لے اگر مجھ کو شہید
حاجی عبدالرّحیم اہلِ غزا کے واسطے

☆ بند کے تیسرے مصرعے میں حضرت والا نے 'باوفا' کی جگہ 'بے نوا' کی تبدیلی کا فرمایا۔ چونکہ یہ بندہ کی طرف سے تھا اور مشورہ کے ساتھیوں کی ایماء پر اسے 'باوفا' ہی رہنے دیا گیا۔

کر وہ پیدا درد و غم میرے دلِ افگار میں بار پاؤں جس سے اے باری ترے دربار میں

شیخ عبدالباری شاہ بے ریا کے واسطے

شرک وعصیان وضلالت سے بچا کر اے کریم کر ہدایت مجھ کو اب راہِ صراطِ مستقیم

شاہ عبدالہادی پیر ہدیٰ کے واسطے

دین ودنیا کی طلب عزت نہ سرداری مجھے اپنے کوچے کی عطا کر ذلت و خواری مجھے

شاہ عضد الدّین عزیز دوسرا کے واسطے

دے مجھے عشقِ محمد اور محمدیوں میں کِن ہو محمد ہی محمد ورد میرا رات دن

شہ محمد اور محمدی اتقیا کے واسطے

حبِّ حق حبِّ الٰہی حبِّ مولیٰ حبِّ رب الغرض کر دے مجھے محوِ محبت سب کا سب

شہ محبّ اللہ شیخ باصفا کے واسطے

گرچہ میں غرقِ شقاوت ہوں سعادت سے بعید پر توقع ہے کرے مجھ سے شقی کو تو سعید

بو سعید اسعدِ اہل ور ا کے واسطے

قال ابتر حال ابتر سب مرے ابتر ہیں کام لطف سے اپنے مرے کر ملک دیں کا انتظام

شہ نظام الدّین بلخی مقتدا کے واسطے

ہے یہی سب دین میرا اور یہی سب ملک و مال یعنی اپنے عشق میں کر مجھ کو با جاہ و جلال

شہ جلال الدّین جلیل اصفیا کے واسطے

حبِّ دنیاوی سے کر کے پاک مجھ کو اے حبیب اپنے باغِ قدس کی کر سیر تو میرے نصیب

عبد قدوس شہ قدس و صفا کے واسطے

کر معطّر روح کو بوئے محمد سے مری اور منور چشم کو روئے محمد سے مری

اے خدا شیخ محمد رہنما کے واسطے

کر عطا راہ شریعت روئے احمد سے مجھے اور دکھا نور حقیقت خوئے احمد سے مجھے

شیخ احمد عارف صاحب عطا کے واسطے

کھول دے راہِ طریقت قلب پر یا حق مرے کر تجلی حقیقت قلب پر یا حق مرے

احمد عبدالحق شہِ ملکِ بقا کے واسطے

دین و دنیا کا نہیں درکار کچھ جاہ و جلال ایک ذرّہ درد کا یا حق مرے دل میں تو ڈال.

شہ جلال الدّین کبیر اولیاء کے واسطے

ہے مکدّر ظلمتِ عصیاں سے میرا شمس دیں کر منور نور سے عرفاں کے میرا شمسِ دین

شیخ شمس الدّین ترک شمس ضحیٰ کے واسطے

اے مرے اللہ رکھ ہر وقت ہر لیل و نہار عشق میں اپنے مجھے بے صبر و بے تاب و قرار

شیخ علاؤ الدّین صابر با رضا کے واسطے

دے ملاحت مجھ کو حق تمکینی ایمان سے اور حلاوت بخش گنجِ شکر کے عرفان سے

شہ فرید الدّین شکر گنجِ بقا کے واسطے

عشق کی راہ میں ہوئے جو اولیاء اکثر شہید خنجرِ تسلیم سے اپنے مجھے بھی کر شہید

خواجہ قطب الدّین مقتول ولا کے واسطے

بے ترے ہی نفس و شیطاں درپئے ایمان و دیں جلد ہو یا رب مرا آکر مدد گار و معیں

شہ معین الدّین حبیب کبریا کے واسطے

یا الٰہی بخش ایسا بے خودی کا مجھ کو جام جس سے اٹھ جا پردۂ شرم و حیا، ننگ و نام

خواجہ عثمان با شرم و حیا کے واسطے

دور کر مجھ سے غمِ موت و حیات مستعار زندہ کر ذکر شریف حق سے اے پروردگار

شہ شریف زندنی با اتقیا کے واسطے

آتشِ شوق اس قدر دل میں مرے بھر اے ودود ہر بُنِ مو سے مرے نکلے تری الفت کا دُود

خواجہ مودود چشتی پارسا کے واسطے

رحم کر مجھ پر تو اب چاہِ ضلالت سے نکال بخش عشق و معرفت کا مجھ کو یا رب مُلک و مال

شاہ بو یوسف شہِ شاہ و گدا کے واسطے

مست اور بیخود بنا بوئے محمد سے مجھے محترم کر خوارئ کوئے محمد سے مجھے

بو محمد محترم شاہ و لا کے واسطے

صدقے احمد کے یہ ہے امید تیری ذات سے کہ بدل کر دے مرے عصیان کو حسنات سے

احمد ابدال چشتی باسخا کے واسطے

حد سے گذرا رنجِ فرقت اب تو اے پروردگار کر مری شامِ خزاں کو وصل سے روزِ بہار

شیخ ابو اسحٰق شامی خوش ادا کے واسطے

شادی و غم سے دو عالم کی مجھے آزاد کر اپنے درد و غم سے یا رب دل کو میرے شاد کر

خواجہ ممشاد علوی بو العلا کے واسطے

ہے مرے تو پاس ہر دم لیک میں اندھا ہوں پر بخش وہ نور بصیرت جس سے تو آوے نظر

بو ہبیرہ شاہ بصریؒ پیشوا کے واسطے

عیش و عشرت سے دو عالم کے نہیں مطلب مجھے چشم گریاں سینہ بریاں کر عطا یا رب مجھے

شیخ حذیفہ مرعشی شاہ صفا کے واسطے

نے طلب شاہی کی نے خواہش گدائی کی مجھے بخش اپنے در تلک طاقت رسائی کی مجھے

شیخ ابراہیم ادھم بادشاہ کے واسطے

راہزن میرے ہیں دو قزاق با گرزِ گراں تو پہنچ فریاد کو میری کہیں اے مستعاں

شہ فضیل ابن عیاض اہل دعا کے واسطے

کر مرے دل سے تو اے واحد دوئی کا حرف دور دل میں اور آنکھوں میں بھر دے سر بسر وحدت کا نور

خواجہ عبدالواحد بن زید شاہ کے واسطے

کر عنایت مجھ کو توفیقِ حسن اے ذوالمنن تا کہ ہوں سب کام میرے تیری رحمت سے حسن

شیخ حسن بصری امام الاولیا کے واسطے

دور کر دل سے حجابِ جہل و غفلت میرے اب کھول دے دل میں درِ علم حقیقت میرے رب

ہادیٔ عالم علی شیر خدا کے واسطے

کچھ نہیں مطلب دوعالم کے گل وگلزار سے کر مشرف مجھ کو تو دیدار پُرانوار سے
سرور عالم محمد مصطفٰے کے واسطے

آپڑا در پر ترے میں ہر طرف سے ہو ملول کر تو ان ناموں کی برکت سے دعا میری قبول
یا الٰہی اپنی ذاتِ کبریا کے واسطے

ان بزرگوں کے تئیں یارب غرض ہر کار میں کر شفاعت کا وسیلہ اپنے تو دربار میں
مجھ ذلیل وخوار ومسکین وگدا کے واسطے

اس دوئی نے کر دیا ہے دور وحدت سے مجھے کر دوئی کو دور کر پُرنور وحدت سے مجھے
تا ہوں سب میرے عمل خالص رضا کے واسطے

کر دیا اس عقل نے بے عقل و دیوانہ مجھے کر ذرا اس ہوش سے بے ہوش و مستانہ مجھے
یا حق اپنے عاشقانِ باوفا کے واسطے

کشمکش سے نا امیدی کی ہوا ہوں میں تباہ دیکھ مت میرے عمل، کر لطف پر اپنے نگاہ
یارب اپنے رحم واحسان وعطا کے واسطے

چرخِ عصیاں سر پے ہے زیر قدم بحرِ الم چار سُو ہے فوجِ غم کر جلدی اب بہر کرم
کچھ رہائی کا سبب اس مبتلا کے واسطے

گرچہ میں بدکار ونالائق ہوں اے شاہِ جہاں پر تیرے اب چھوڑ کر در کو بتا جاؤں کہاں
کون ہے تیرے سوا مجھ بے نوا کے واسطے

ہے عبادت کا سہارا عابدوں کے واسطے اور تکیہ زہد کا ہے زاہدوں کے واسطے
ہے عصائے آہ مجھ بے دست وپا کے واسطے

نے فقیری چاہتا ہوں نے امیری کی طلب نے عبادت، زہد نے ہے خواہشِ علم وادب
درد دل پر چاہئے مجھ کو خدا کے واسطے

عقل و ہوش وفکر اور نعمائے دنیا بے شمار کی عطا تو نے مجھے پر اب تو اے پروردگار
بخش وہ نعمت جو کام آوے سدا کے واسطے

گرچہ عالم میں الٰہی سعی میں نے بسیار کی پر نہ کچھ تحفہ ملا لائق ترے دربار کے
جان و دل لایا دلے تجھ پر فدا کے واسطے

گرچہ یہ ہدیہ مرا نا قابلِ منظور ہے پر جو ہو مقبول کیا رحمت سے تیری دور ہے
کشتگان تیغ تسلیم و رضا کے واسطے

حد سے ابتر ہو گیا ہے حال مجھ ناشاد کا کر مری امداد اللہ وقت ہے امداد کا
اپنے لطف و رحمتِ بے انتہا کے واسطے

جس نے یہ شجرہ دیا ہے جس نے یہ شجرہ لیا جس نے یہ شجرہ پڑھایا جس نے یہ شجرہ پڑھا
بخش دیجئے سب کو ان اہلِ صفا کے واسطے

☆☆☆☆☆